مولانا محمد ازہر، مدیر ماہنامہ الخیر (ملتان)

جانشین امیر شریعت کی رحلت

بجھی شمع تنویر گم ہو گئی
بخاری کی تصویر گم ہو گئی

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء پیر اور منگل کی درمیانی شب دس بج کر چالیس منٹ پر جانشین امیر شریعت، وکیل صحابہ، حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری قدس سرہ، ملک کے ان جلیل القدر علماء میں سے تھے جنہوں نے ساری عمر فتنوں کے خلاف حق کے دفاع میں گزاری اور حیات مستعار کی تمام توانائیاں اسی مقصد جلیل میں صرف کر دیں، فتنۂ قادیانیت ہو یا اباحیت، لادین جمہوریت ہو یا کمیونزم، اسلاف بیزاری ہو یا تحقیق کے نام سے حضرات صحابہ کرام پر تنقید و تشنیع، حضرت شاہ صاحب نے ہر فتنہ کا تعاقب کیا اور استدلال و استناد کی دنیا میں ان تمام فتنوں کے تارو پود بکھیر دیئے۔ لیکن شیعیت و رافضیت ان کا خاص موضوع تھا، جس پر ان کا مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ فطری تہور و شجاعت، موروثی خطابت، وہبی علم و فضل، دینی غیرت و حمیت اور سیرت رسول و اصحاب رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بولتے ہوئے محبت و عقیدت کے پاکیزہ جذبات ان کی تقریر کو ''سحر مباح'' بنا دیتے تھے۔

پھر دیکھیے انداز گل افشانیٔ گفتار
رکھ دے کوئی پیمانہ و صہبا مرے آگے

شاہ صاحب کی طرح اُن کے سامعین بھی ان کے پانچ پانچ چھے چھے گھنٹوں کے طویل علمی خطاب بلا تکان سنتے اور سر دھنتے۔

شاہ صاحب نے عصر حاضر میں صحابہ کرام کی تقدیس و تعدیل کو مجروح کرنے والے بدبخت گروہ کے تعاقب کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا تھا۔ وہ حضرات صحابہ کرام کے تقدس و عدالت کو صرف جذبات و عقیدت کا مسئلہ نہ سمجھتے تھے بلکہ پوری شریعت اور پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کا معیار قرار دیتے تھے۔ اس مسئلہ میں وہ اس قدر حساس تھے کہ غیر تو غیر اگر اپنوں میں بھی کسی مرحلہ پر مسامحت یا مصلحت اندیشی محسوس کرتے تو تمام مصالح کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنا مسلک و نظریہ برملا بیان فرما دیتے ایسے مواقع پر وہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے اور حق یہ ہے کہ یہ انہیں ہی زیب دیتا تھا کہ

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

ناموس و مقام صحابہ کرام کے بارے میں حضرت شاہ صاحب حساس ضرور تھے۔ لیکن مشاجرات صحابہؓ کے باب میں کوئی غیر محتاط جملہ انکی زبان سے نہیں سنا گیا جو جمہور امت کے مسلک و موقف سے مطابقت نہ رکھتا ہو وہ قلباً و ذہناً مسلک جمہور ہی کے پابند تھے اور اسے ہی وسیلہ نجات سمجھتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک نجی مجلس میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے غیر مبہم الفاظ میں فرمایا کہ "تمام عمر کے تجربہ کے بعد یہ حاصل ہوا ہے کہ عافیت و نجات جمہور ہی کے مسلک میں ہے۔

حضرت شاہ صاحب خطابت و سحر انگیزی کی طرح تقوی و تدین اور سلوک و تصوف میں بھی اپنے والد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ کے جانشین تھے۔ ہما ے مخدوم و مکرم یدی حضرت نفیس الحسینی مدظلہ، راوی ہیں کہ حضرت امیر شریعت کے آخری ایام میں مولانا ۔ ں ار حمٰن صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ مولانا ابوذر صاحب کو اپنا جانشین نامزد فرمادیں تو حضرت امیر شریعت نے ازراہِ ادب و انکسار فرمایا کہ یہ اجازت رائے پور سے ہونی چاہیئے۔ جب یہ روایت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری قدس سرہ تک پہنچی تو انہوں نے حضرت شاہ صاحب کو چاروں سلسلوں میں مجاز فرما کر حضرت امیر شریعت کی تمنا پوری فرما دی۔ رائے پوری دربار سے یہ اجازت حضرت شاہ صاحب کے لئے سعادت کبریٰ اور دلیل حسن قبول ہے۔

حضرت شاہ صاحب کے آخری چار سال شدید علالت میں گزرے. بیماری کے شدائد انہوں نے ایک صابر و شاکر بندے کی طرح برداشت کئے۔ آخر میں فالج کے حملے نے پیوند بستر کر دیا مگر صبر و برداشت اور تسلیم و رضا کے خلاف کوئی کلمہ انکی زبان سے کبھی نہ نکلا، بلکہ آخری ایام میں حب اہل بیت و حب اصحاب رسول علیہم الصلوۃ والسلام کا غلبہ ہو گیا تھا، عام طور پر انہی حضرات قدسی صفات کا تذکرہ فرماتے، خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے۔ بیماری کا یہ سلسلہ چلتا رہا، تیمارداروں نے اپنی ساری کوششیں کر دیکھیں، بالآخر وقت موعود آپہنچا اور عظیم باپ کے عظیم فرزند نے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین متین کی تبلیغ واشاعت اور ناموس و عزت صحابہ کے تحفظ و دفاع میں اپنی زندگی دے دی۔

حضرت شاہ صاحب مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز و محبوب تلامذہ اور خیر المدارس کے جلیل القدر فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت مولانا کو شاہ صاحب کے ساتھ اگر محبت و شفقت اور تربیت و سرپرستی کا تعلق تھا تو شاہ صاحب استاد محترم کے غایت درجہ ادب و احترام اور عقیدت و کفش برداری کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ حضرت بانی جامعہ قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت شاہ صاحب نے محبت و احترام کا یہی معاملہ مخدوم الصلحاء حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری قدس سرہ سے رکھا اور اب جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم سے بھی ان کا تعلق گزشتہ دور خیر و شرافت کی یاد تازہ کرتا تھا۔

آپ کے وصال کی خبر پر جامعہ خیر المدارس میں حسب معمول ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ جامعہ

کے تمام اساتذہ کرام اور طلباء عزیز نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، غسل اور تجہیز و تکفین کے مراحل حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المومن بخاری، عزیز القدر حافظ محمد معاویہ اور حافظ محمد مغیرہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے مکمل فرمائے۔ ان حضرات نے ازراہ شفقت و محبت احقر راقم السطور اور برادرم عبدالمنان صاحب کو بھی اس میں شرکت کی اجازت وسعادت بخشی۔

غسل کے بعد چہرے پر رونق و معصومیت دیدنی تھی، ضعف اور مرض کے شدائد کا کوئی اثر چہرے پر نہ تھا بلکہ شاداب و پررونق چہرے کے گرد نور کا غیر مرئی ہالہ محسوس ہوتا تھا...... ۲۴ اکتوبر کو بعد از عصر سپورٹس گراؤنڈ ملتان میں نماز جنازہ ادا کی گئی، نماز جنازہ میں ہزار ہا علماء صلحاء حفاظ اور متدین و متشرع مسلمان شریک ہوئے۔ دین کے ایک بے غرض خادم، سچے داعی اور ناموس صحابہ کے لئے زندگی وقف کر دینے والے کی نماز جنازہ میں خلق خدا کا بے پناہ ہجوم کارکنان قدرت کے اس خاموش حکم کی تعمیل تھی کہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

نماز جنازہ حضرت شاہ صاحب کی وصیت کے مطابق جامعہ کے صدر مفتی، استاد مکرم حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب زید مجدہم نے پڑھائی۔

اور مغرب کے قریب انہیں قبرستان جلال باقری میں اپنے والد اور والدہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللهم اکرم نزله و وسع مدخله وابدله داراً خیر من داره واهلا خیراً من اهله ونقه من الخطایا کماینقی الثوب الابیض من الدنس وبلغ الدرجات العلی من الجنة۔

آمین!

ہم حضرت شاہ صاحب کے تمام اعزہ و اقرباء متعلقین و احباب سے دلی تعزیت کرتے ہیں بلکہ اس حادثہ جانکاہ پر ہم خود اہل خیر المدارس تعزیت کے مستحق ہیں، بالخصوص احقر راقم السطور اور میرے برادر محترم حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب زید مجدہم کے ساتھ حضرت شاہ صاحب کے تعلق خاطر اور محبت و شفقت نے اس صدمہ کو بالکل ذاتی غم بنا دیا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے پسماندگان بالخصوص مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المومن بخاری، قاری سید عطاء المہیمن بخاری، صاحبزادگان حافظ سید محمد معاویہ بخاری، حافظ سید محمد مغیرہ بخاری، انکے خواہر زادگان حافظ محمد کفیل بخاری، عزیزم محمد ذوالکفل بخاری اور سیدہ ام معاویہ اور سیدہ ام کفیل بخاری کو اس جانکاہ حادثہ پر صبر جمیل عطاء فرمائیں۔ حضرت شاہ صاحب کو اعلیٰ علیین میں اپنے اسلاف کے ساتھ جمع فرمائیں اور سب کو اپنی شایان شان رحمتوں اور رفعتوں سے نوازیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔